

بخت کا مقصد

میں یقین رکھتا ہوں کہ جو صبر اور صدق دل سے
میرے پیچھے آتا ہے وہ ہلاک نہ کیا جاوے گا۔ بلکہ
وہ اس زندگی سے حصہ لیگا جس کو کبھی فنا نہیں۔“

انبیاء علیہم السلام کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد اُن کے آگے ہوتا ہے۔ پس اس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے۔ اور اُس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی یعنی میں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے؛ بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں۔

(طفوظات جلد سوم ص ۱۱)

جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزار ہا افراد اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں۔ پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبر اور موچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے۔ اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو اس کو تعبد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے۔ اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان اترتی اور ہر ایک استعداد پر نازل ہوتی ہے۔ اور یہ ایک عام قانون اور صفت الہی ہے جو ہمیں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی رہنمائی سے معلوم ہوا اور ذاتی تجارب نے اس کا مشاہدہ کرایا ہے۔ مگر مسیح موعود کے زمانے کو اس سے بھی بڑھ کر ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہو گا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائیگا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس رُدرح القدس سے بولیں گے۔ اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتو ہو گا۔

جیسا کہ دیوار پر آفتاب کا سایہ پڑتا ہے تو دیوار منور ہو جاتی ہے اور اگر چوہنہ اور قلعی سے سفید کی گئی ہو تو پھر تو اُدبھی زیادہ چمکتی ہے۔ اور اگر اس میں آئینے نصب کئے گئے ہوں تو ان کی روشنی اس قدر بڑھتی ہے کہ آنکھ کو تاب نہیں رہتی۔ مگر دیوار دعویٰ نہیں کر سکتی کہ یہ سب کچھ ذاتی طور پر مجھ میں ہے۔ کیونکہ سورج کے غروب کے بعد پھر اس روشنی کا نام و نشان نہیں رہتا۔ پس ایسا ہی تمام الہامی انوار

الم الزمان کے اوار کا انعکاس ہوتا ہے۔

(مردودہ الامام ص ۵۴-۵۵)

میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کر دوں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مہر پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دینوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے گردوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے حضرت عیسیٰ نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا۔ اور جیسا کہ ضعف ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہو گئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے۔ سو میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی طلبت خانی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہو گا بعد اس کے کہ بہت دور ہو گیا تھا۔ سو میں ان ہی باتوں کا مجھ دہوں۔ اور یہی کام ہیں جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔

(کتاب البریہ ص ۲۹۲-۲۹۳)

اب امام محبت کے لئے میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے موافق جو ابھی میں نے ذکر کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس زمانے کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے تاکہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حلوں سے بچائے جو غفلت اور نیریت اور اباحت اور شرک اور ہریت کے لباس میں اس الہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔

(اٰئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۱)

وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کر دوں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں

حال کے ذریعہ سے نہ محض قائل سے اُن کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔

(بیگزلاہور ص ۴۷)

خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تائیں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہِ راست پر چلاؤں۔ انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے دلائل اُس کو ملیں جن کے رد سے اس کو یقین آجائے کہ خدا ہے۔ کیونکہ ایک بڑا حصہ دنیا کا اسی راہ سے ہلاک ہو رہا ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی الہامی ہدایتوں پر ایمان نہیں ہے۔ اور خدا کی ہستی کے ماننے کے لئے اس سے زیادہ صاف اور قریب الفہم اور کوئی راہ نہیں کہ وہ غیب کی باتیں اور پوشیدہ واقعات اور آئندہ زمانہ کی خبریں اپنے خاص لوگوں کو بتلاتا ہے اور وہ نہاں در نہاں امر اور جن کا دریافت کرنا انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اپنے مقبولوں پر ظاہر کر دیتا ہے۔ کیونکہ انسان کے لئے کوئی راہ نہیں جس کے ذریعہ سے آئندہ زمانہ کی ایسی پوشیدہ اور انسانی طاقتوں سے بالاتر خبریں اس کو مل سکیں۔ اور بلاشبہ یہ بات سچ ہے کہ غیب کے واقعات اور غیب کی خبریں بالخصوص جن کے ساتھ قدرت اور حکم ہے ایسے امور میں جن کے حاصل کرنے پر کسی طور سے انسانی طاقت خود بخود قادر نہیں ہو سکتی۔ سو خدا نے میرے پر یہ احسان کیا ہے جو اس نے تمام دنیا میں سے مجھے اس بات کے لئے منتخب کیا ہے کہ تادہ اپنے نشانوں سے گمراہ لوگوں کو راہ پر لا دوں۔

لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے آسمان دیکھا ہے کہ عیسائی مذہب کے حامی اور پیرو یعنی پادری سچائی سے بہت دور جا پڑے ہیں اور وہ ایک ایسی قوم ہے کہ نہ صرف آپ صراطِ مستقیم کو کھو بیٹھے ہیں بلکہ ہزار ہا کوس تک خشکی تری کا سفر کر کے یہ چاہتے ہیں کہ اوروں کو بھی اپنے جیسا کر لیں۔ وہ نہیں جانتے کہ حقیقی خدا کون ہے۔ بلکہ اُن کا خدا انہی کی ایک ایجاد ہے۔ اسلئے خدا کے اس رحم نے جو انسانوں کے لئے وہ رکھتا ہے تقاضا کیا کہ اپنے بندوں کو ان کے دامِ تزدیر سے چھڑائے اسلئے اس نے اپنے اس صبح کو بھیجا تادہ دلائل کے حربہ سے اس صلیب کو توڑے جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بدن کو توڑا تھا اور زخمی کیا تھا۔

(تریاق العلوب ص ۱۳-۱۴)

یہ عاجز تو محض اسی غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تادہ پیغامِ خلقِ اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے مذاہب

میں سے وہ غم سب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے۔ اور دارالنجات میں داخل ہونے سے لئے دروازہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

(حجۃ الاسلام ص ۱۲-۱۳)

اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ۔ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباؤ گذر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پایا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اس کو بار بار بیان کر دیتا ہوں اور اس کے اظہار سے میں رُک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تادمین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ میں اسی طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے بھیجا گیا تھا جس کی روح میری روٹوں کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔ سو جب دوسرا کلیم اللہ جو حقیقت میں سب سے پہلا اور سید الانبیاء ہے دوسرے فرعون کی سرکوبی کے لئے آیا جس کے حق میں ہے۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاہداً علیکم کما ارسلنا الیٰ ذرعون رسولاً تو اس کو بھی جو اپنی کارروائیوں میں کلیم اول کا شیل مگر رتبہ میں اس سے بزرگ تر ہے ایک شیل مسیح کا وعدہ دیا گیا۔ اور وہ شیل مسیح قوت اور طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم کی پاکر مئی زمانے کی مانند اور اسی مدت کے قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانے تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اُترا۔ اور وہ اترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے لئے نازل ہوتا ہے اور سب باتوں میں اسی زمانے کے ہم شکل زمانے میں اترتا جو مسیح ابن مریم کے اُترنے کا زمانہ تھا تا سمجھنے والوں کے لئے نشان ہو۔ پس ہر ایک کو چاہئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھیرے۔ دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور پرانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو انکی غلطی ان پر ظاہر کر دیگا۔ ”دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور اور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔“

یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ عہدوں کے دن نزدیک ہیں۔ مگر یہ حملے سیخ و تبر سے نہیں ہونگے اور تلواروں اور بند قوتوں کی حاجت نہیں پڑے گی بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اترے گی۔ اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی۔ وہ کون ہیں؟ آپس زمانے کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے۔ ان سب کو آسمانی سیف اللہ

دو ٹکڑے کر لیگی۔ اور یہودیت کی خصلت مٹا دی جائیگی۔ اور ہر ایک حق پوش و جال دنیا پرست یک چشم ہو دین کی آنکھ نہیں دکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائیگا۔ اور سچائی کی فتح ہوگی۔ اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سامنے آراہوں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کریں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظ نہیں نام اصلاح ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔ اور ضرور تھا کہ وہ ہمیں عظیم کے دربارہ کرنے کے لئے ایک عظیم نشان کا رخا نہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف قائم کرتا۔ مواس حکیم و قدر نے اس عاجز کو اصلاح خلق کے لئے بھیجا کیا ہی کیا۔ اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا اور وہ معارف و دقائق سکھانے کے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیئے گئے۔

دوسری شاخ اس کارخانہ کی اشتہارات کا جاری کرنے کا سلسلہ ہے جو بحکم الہی امام حجت کی غرض سے جاری ہے۔ اور اب تک میں ہزار سے کچھ زیادہ اشتہارات اسلامی جہتوں کو غیر قوموں پر پورا کرنے کے لئے شائع ہو چکے ہیں۔ اور آئندہ ضرورت کے وقتوں میں ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔

تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں جو اس آسمانی کارخانے کی خبر پا کر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔

چوتھی شاخ اس کارخانہ کی وہ مکتوبات ہیں جو حق کے طالبوں یا مخالفوں کی طرف سے لکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ اب تک عرصہ مذکورہ بالا میں نوے ہزار سے بھی کچھ زیادہ خط آئے ہونگے جن کا جواب لکھا گیا ہر ایک پیمینے میں غالباً تین سو سے سات سو یا ہزار تک خطوط کی آمد درفت کی ذمہ دہنیتی ہے۔

پانچویں شاخ اس کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص وحی اور الہام سے قائم کی مریدوں اور بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے۔ چنانچہ اس نے اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفانِ ضلالت برپا ہے۔ تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر۔ جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائیگا۔ اور جو انکار میں رہیگا اس کے لئے موت درپیش ہے۔ اور فرمایا کہ جو شخص تیرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا اُس نے تیرے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ اور اُس خداوند خدا نے مجھے بشارت دی کہ میں مجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا مگر تیرے پیچھے متبعین اور مجبین قیامت کے دن تک رہیں گے اور ہمیشہ منکرین پر انہیں ظہر رہے گا۔

(فتح اسلام ص ۷۵-۷۶)

میں برس کا عرصہ ہوا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا:-

”قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقاً۔ هل بركة من محمد صلى الله عليه وسلم فتبارك من علم وتعلم۔ قل ان اخوتيه فحلح اجوامي۔ هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق لينظمه على الدين كله لا يبدل لكلمات الله۔ ظلموا وان الله على نصيرهم لقدير۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید وپائے محمدیان بر مناد بلندتر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دیگا۔ اور تیری ساری مُرادیں تجھے دیگا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ جناب الہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور اس کی پاک رحمتیں اس طرح متوجہ ہیں۔ وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔ وہ خدا جو ذوالجلال اور زین دآسمان کا پیدا کرنے والا ہے“

ان تمام الہامات میں یہ پیشگوئی تھی کہ خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے اور میرے ہی ذلیعہ سے دینِ اسلام کی سچائی اور تمام مخالفت دینوں کا باطل ہونا ثابت کر دیگا۔ سو آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ کیونکہ میرے مقابل پر کسی مخالفت کو تاب و توان نہیں کہ اپنے دین کی سچائی ثابت کر سکے میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور میرے قلم سے قرآنی حقائق اور معارف چمک رہے ہیں۔ اٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی میسائیوں میں سے یا سکھوں میں سے یا یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ میں سے کوئی ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کے دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا

مقابلہ کر سکے۔ میں تم ہی ہوں جس کی نسبت یہ حدیث صحیح میں موجود ہے کہ اس کے ہمد میں تمام ملتیں ہلاک ہو جائیں گی مگر اسلام کہ وہ ایسا چمکے گا جو درمیانی زمانوں میں کبھی نہیں چمکا ہو گا۔
(ترباق العلوب صفحہ ۱۲۲-۱۲۳)

خداوند تعالیٰ نے اس اسحق العیاد کو اس زمانے میں پیدا کر کے اور صدمہ نشان آسمانی اور عوارق غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدمہ دلائل عقلیہ قطعہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرما دے اور اپنی حجت اُن پر پوری کرے۔ اور اسی ارادہ کی وجہ سے خداوند کریم نے اس عاجز کو یہ توفیق دی کہ انما للہ العجۃ دس ہزار درہم کا اشتہار کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا۔ اور دشمنوں اور مخالفوں کی شہادت سے آسمانی نشان پیش کئے گئے۔ اور ان کے معارضہ اولہ مقابلہ کے لئے تمام مخالفین کو مخاطب کیا گیا تاکہ کوئی دقیقہ تمام حجت کا باقی نہ رہے اور ہر ایک مخالف اپنے مغلوب اور لاجواب ہونے کا آپ گواہ ہو جائے۔ غرض خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشتہار دین کے اور دلائل اور براہین تمام حجت کے محض اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں وہ اہم سابقہ میں سے آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے۔ اور جو کچھ اس بارہ میں توفیقات غیبیہ اس عاجز کو دی گئی ہیں وہ اُن میں سے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ذلک فضل اللہ یؤتینہ من یشاء۔ ہو چونکہ خداوند کریم نے اسباب خاصہ سے اس عاجز کو مخصوص کیا ہے اور ایسے زمانہ میں اس خاکسار کو پیدا کیا ہے۔ جو تمام خدمت تبلیغ کے لئے نہایت ہی معین و مددگار ہے۔ اس لئے اُس نے اپنے تعقلات و عنایات سے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ روز ازل سے یہی قرار یافتہ ہے کہ آیت کریمہ مذکرہ بالا اور نیز آیت و اللہ متکم نورہ کا روحانی طور پر مصداق یہ عاجز ہے اور خدا نے تعالیٰ ان دلائل و براہین کو ان سب باتوں کو کہ جو اس عاجز نے مخالفوں کے لئے لکھے ہیں خود مخالفوں تک پہنچا دیگا۔ اور ان کا عاجز اور لاجواب اور مغلوب ہونا دنیا میں ظاہر کر کے مہموم آیت مذکرہ بالا کا پورا کر دیگا فالجہد للہ علی ذلک۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۴-۵۴۵ حاشیہ درجہ ۲)

میں اس جگہ کچھ گذشتہ نکتوں کو بیان نہیں کرتا بلکہ تم ہی باتیں کرتا ہوں جن کا مجھے ذاتی علم ہے۔ میں نے قرآن شریف میں ایک زبردست طاقت پائی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ایک عجیب خاصیت دیکھی ہے جو کسی مذہب میں وہ خاصیت اور طاقت نہیں۔ اور وہ یہ کہ سچا پیرو اس کا مقامات ولایت تک پہنچ جاتا ہے۔ خدا اس کو نہ صرف اپنے قول سے

مشرق کرتا ہے بلکہ اپنے فضل سے اس کو دکھلاتا ہے کہ میں وہی خدا ہوں جس نے زمین و آسمان پیدا کیا تب اس کا ایمان بلند ہی میں دُور دُور کے ستاروں سے بھی آگے گزر جاتا ہے۔ چنانچہ میں اس امر میں صاحب مشاہدہ ہوں۔ خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور ایک لاکھ سے بھی زیادہ میرے ہاتھ پر اسی نشان دکھلائے ہیں۔ سوا اگرچہ میں دنیا کے تمام نبیوں کا ادب کرتا ہوں اور ان کی کتابوں کا بھی ادب کرتا ہوں مگر زندہ دین صرف اسلام کو ہی مانتا ہوں کیونکہ اس کے ذریعہ سے میرے پر خدا ظاہر ہوا۔ جس شخص کو میرے اس بیان میں شک ہو اس کو چاہیے کہ ان باتوں کی تحقیق کے لئے کم سے کم دو ماہ کے لئے میرے پاس آجائے۔ میں اس کے تمام اعتراضات کا جو اس کے لئے کافی ہو سکتے ہیں اس مدت تک متکفل رہوں گا۔ میرے نزدیک مذہب وہی ہے جو زندہ مذہب ہو اور زندہ اور تازہ قدموں کے نظارہ خدا کو دکھلا دے۔ ورنہ صرف دعویٰ صحت مذہب ہیچ اور بلا دلیل ہے۔

(مضمون جلسہ لاہور ص ۱۱ منسکہ چشمہ معرفت)

اگرچہ میں نے اپنی بہت سی کتابوں میں اس بات کی تشریح کر دی ہے کہ میری طرف سے یہ دعویٰ کہ میں عیسیٰ مسیح ہوں اور نیز محمد مہدی ہوں اس خیال پر مبنی نہیں ہے کہ میں درحقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں اور نیز درحقیقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ مگر پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے غور سے میری کتاب میں نہیں دیکھیں اس شبہ میں مبتلا ہو سکتے ہیں کہ گویا میں نے تاریخ کے طور پر اس دعوے کو پیش کیا ہے اور گویا میں اس بات کا مدعی ہوں کہ مسیح نبی ان دو بزرگ نبیوں کی روحیں میرے اندر حلول کر گئی ہیں۔ لیکن واقعی امر ایسا نہیں ہے۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ آخری زمانہ کی نسبت پہلے نبیوں نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ وہ ایک ایسا زمانہ ہوگا کہ جو دو قسم کے ظلم سے بھر جائیگا۔ ایک ظلم مخلوق کے حقوق کی نسبت ہوگا اور دوسرا ظلم خالق کے حقوق کی نسبت۔

مخلوق کے حقوق کی نسبت یہ ظلم ہوگا کہ جہلا کا نام رکھ کر نوع انسان کی خونریزیاں ہوں گی۔ یہاں تک کہ جو شخص ایک بے گناہ کو قتل کرے گا۔ وہ خیال کرے گا کہ گویا وہ ایسی خونریزی سے ایک ثواب عظیم حاصل کرتا ہے اور اس کے سوا اور بھی کئی قسم کی ایذاؤں محض دینی غیرت کے بہانہ پر نوع انسان کو پہنچائی جائیں گی۔

اور دوسری قسم ظلم کی جو خالق کی نسبت ہے وہ اس زمانہ کے عیسائیوں کا عقیدہ ہے جو خالق کی نسبت کمال غلو تک پہنچ گیا ہے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ایک بزرگ نبی ہیں اور بلاشبہ عیسیٰ مسیح خدا کا پیارا خدا کا برگزیدہ اور دنیا کا نور اور ہدایت کا آفتاب

اور جناب الہی کا مقرب اور اس کے تخت کے نزدیک مقام رکھتا ہے۔ اور کوڑھا انسان جو اس سے سچی محبت رکھتے ہیں اور اس کی وصیتوں پر چلتے ہیں اور اس کی ہدایت کے کا رہند ہیں وہ جہنم سے نجات پائیں گے لیکن بایں یہ سخت غلطی اور کفر ہے کہ اس برگزیدہ کو خدا بنایا جائے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب روحانی اور آسمانی باتیں عوام کے ہاتھ میں آتی ہیں تو وہ ان کی جڑ تک پہنچ نہیں سکتے۔ آخر کچھ بجا اور کچھ بھاز کو حقیقت پر حمل کر کے سخت غلطی اور گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ سو اسی غلطی میں آج کل کے علماء سچی بھی گرفتار ہیں اور اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ کسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا بنا دیا جائے۔ سو یہ حق تعالیٰ خالق کی ہے اور اسی حق کے قائم کرنے کے لئے اور توحید کی عظمت دلوں میں بٹھانے کے لئے ایک بزرگ نبی ملک عرب میں گذرا ہے جس کا نام محمد اور احمد تھا۔ خدا کے اُس پر بے شمار سلام ہوں۔ شریعت دو حصوں پر منقسم تھی۔ بڑا حصہ یہ تھا لا الہ الا اللہ یعنی توحید۔ اور دوسرا حصہ یہ کہ ہمدردی نوع انسان کو اور ان کے لئے وہ چاہو جو اپنے لئے۔ سو ان دونوں حصوں میں سے حضرت مسیح نے ہمدردی نوع انسان پر نذر دیا۔ کیونکہ وہ زمانہ اسی نذر کو چاہتا تھا۔ دوسرا حصہ جو بڑا حصہ ہے یعنی لا الہ الا اللہ جو خدا کی عظمت اور توحید کا سرچشمہ ہے اُس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر دیا کیونکہ وہ زمانہ اسی قسم کے نذر کو چاہتا تھا۔ پھر بعد اس کے ہمارا زمانہ آیا جس میں اب ہم ہیں۔ اس زمانہ میں یہ دونوں قسم کی خرابیاں کمال درجہ تک پہنچ گئی تھیں۔ یعنی حقوق عباد کا تلف کرنا اور بے گناہ بندوں کا خون کرنا مسلمانوں کے عقیدہ میں داخل ہو گیا تھا۔ اور اس غلط عقیدہ کی وجہ ہزار ہا بے گناہوں کو وحشیوں نے تہ تیغ کر دیا تھا۔ اور پھر دوسری طرف حقوق خالق کا تلف کرنا بھی کمال کو پہنچ گیا تھا۔ اور عیسائی عقیدہ میں داخل ہو گیا تھا۔

سو اس وقت خدا نے جیسا کہ حقوق عباد کے تلف کے لحاظ سے میرا نام مسیح رکھا اور مجھے خود اور بو اور رنگ اور روپ کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ مسیح کا اوتار کر کے بھیجا ایسا ہی اُس نے حقوق خالق کے تلف کے لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد رکھا۔ اور مجھے توحید پھیلانے کے لئے تمام خود اور بو اور رنگ اور روپ اور جامہ محمدی پہنا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اوتار بنا دیا۔ سو میں ان معنوں کے عیسیٰ مسیح بھی ہوں اور محمد ہمدی بھی۔ مسیح ایک لقب ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیا گیا تھا جس کے معنی ہیں خدا کو چھونے والا اور خدائی انعام میں سے کچھ لینے والا اور اس کا خلیفہ اور صدق اور راستبازی کو اختیار کرنے والا۔ اور مہدی ایک لقب ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا۔ جس کے معنی ہیں کہ نظرنا ہدایت یافتہ اور تمام ہدایتوں کا وارث اور امام ہادی کے پورے کس کا صل

سو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت نے اس زمانہ میں ان دونوں لقبوں کا مجھے وارث بنا دیا۔ اور یہ دونوں لقب میرے وجود میں اکٹھے کر دیئے۔ سو میں ان معنوں کے دو سے یعنی مسیح بھی ہوں اور محمد ہمدی بھی۔ اور یہ وہ طریق ظہور ہے جس کو اسلامی اصطلاح میں بروز کہتے ہیں۔ سو مجھے دو بروز عطا ہوئے ہیں۔ بروز علیؑ اور بروز محمدؐ۔ غرض میرا وجود ان دونوں نبیوں کے وجود سے بروزی طور پر ایک معجون ترکیب ہے۔ یعنی مسیح ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے کہ مسلمانوں کو وحشیانہ حملوں اور خونریزیوں سے روکنے کی جیسا کہ حدیثوں میں صریح طور سے وارد ہو چکا ہے کہ جب مسیح دوبارہ دنیا میں آئیگا تو تمام دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ سو ایسا ہی ہوتا جانا ہے۔

اور محمد ہمدی ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ خلائی توحید کو دنیا میں دوبارہ قائم کروں کیونکہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض آسمانی نشان دکھلا کر عدلیٰ عظمت اور طاقت اور قدرت عرب کے بت پرستوں کے دلوں میں قائم کی تھی سو ایسا ہی مجھے روح القدس سے مدد دی گئی ہے۔

(ضمیمہ رسالہ جہاد ص ۸)

تکمیل اشاعت ہدایت کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اتمام نعت اور کمال الدین ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اول تکمیل ہدایت۔ دوسری تکمیل اشاعت ہدایت تکمیل ہدایت من کل الوجوه آپ کی آمد اول سے ہوئی اور تکمیل اشاعت ہدایت آپ کی آمد ثانی سے ہوئی کیونکہ موندۃ میں جو انھرمیں منہم دالی آیت آپ کے نین اور تعلیم سے ایک اور قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ایک بعثت اور ہے اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے جو اس وقت ہو رہی ہے۔ پس یہ وقت تکمیل اشاعت ہدایت کا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص ۱)

سو اس عاجز کو اور بزرگوں کی فطرتی مشابہت سے علاوہ جس کی تفصیل برابین احمدیہ میں برسطح تمام مندرج ہے حضرت مسیح کی فطرت سے ایک خاص مشابہت ہے اور اسی فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا۔ تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے۔ سو میں صلیب کے ٹوٹنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ میں آسمان سے اُترا ہوں اُن پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا بلکہ کر رہا ہے اور اگر میں چُپ بھی رہوں اور میری قلم کھنے سے رُکی بھی رہے

تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے۔ اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گزریں ہیں جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کے ہیکل کچلنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔

(فتح اسلام ص ۱۱۱ حاشیہ)

اس زمانے کے عیسائیوں پر گواہی دینے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے اور مجھے حکم دیا، کہ تائیں لوگوں پر ظاہر کروں کہ ابن مریم کو خدا ٹھہرانا ایک باطل اور کفر کی راہ ہے اور مجھے اس اپنے مکالمات اور مخاطبات سے مشرف فرمایا ہے۔ اور مجھے اس نے بہت سے نشاںوں کے ساتھ بھیجا ہے اور میری تائید میں اس نے بہت سے عوارق ظاہر فرمائے ہیں اور درحقیقت اس کے فضل و کرم سے ہملائی مجلس خلافت نما مجلس ہے جو شخص اس مجلس میں محبت نیت اور پاک ارادہ اور مستقیم جستجو سے ایک مدت تک رہے تو یقین کرتا ہوں کہ اگر وہ دہریہ بھی ہو تو آخر خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے گا اور ایک عیسائی جس کو خدا تعالیٰ کا خوف ہو اور جو پچھے خدا کی تلاش اور بھوک اور پیاس رکھتا ہو اس کو لازم ہے کہ یہودہ قہقہے اور کہانیاں ہاتھ سے پھینک دے اور چشم دید ثبوتوں کا طالب بن کر ایک مدت تک میری صحبت میں رہے پھر دیکھے کہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا مالک ہے کس طرح اپنے آسمانی نشان اس پر ظاہر کرتا ہے۔ مگر انسوس کہ ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں جو درحقیقت خدا کو ڈھونڈنے والے اور اس تک پہنچنے کے لئے دن رات سرگردان ہیں۔

(کتاب البریہ ص ۵۵)

چونکہ میں تثلیث کی خرابیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں اس لئے یہ دردناک نظارہ کہ ایسے لوگ دنیا میں چالیس کروڑ سے بھی کچھ زیادہ پائے جاتے ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا سمجھ رکھا ہے میرے دل پر اس قدر صدمہ پہنچاتا رہا ہے کہ میں گمان نہیں کر سکتا کہ مجھ پر میری تمام زندگی میں اس سے بڑھ کر کوئی غم گذرا ہو۔ بلکہ اگر ہم غم سے مرنا میرے لئے ممکن ہوتا تو یہ غم مجھے ہلاک کر دیتا کہ کیوں یہ لوگ خدائے واحد لا شریک کو چھوڑ کر ایک عاجز انسان کی پرستش کر رہے ہیں۔ اور کیوں یہ لوگ اس نبی پر ایمان نہیں لاتے جو سچی ہدایت اور راہِ راست لے کر دنیا میں آیا ہے۔ ہر ایک دقت مجھے یہ اندیشہ رہا ہے کہ اس غم کے صدمات سے میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ اور میرا اس درد سے یہ حال ہے کہ اگر دوسرے لوگ بہشت چاہتے ہیں تو میرا بہشت یہی ہے کہ میں اپنی زندگی میں اس شرک سے انسانوں کو رہائی پاتے اور خدا کا جلال ظاہر ہوتے دیکھ لوں اور میری رُوح ہر دقت دعا کرتی ہے کہ اے خدا! اگر میں تیری طرف سے ہوں اور اگر تیرے فضل کا سایہ میرے ساتھ ہے تو مجھے

یہ دن دکھلا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے سر سے یہ تہمت اٹھادی جائے کہ گویا نعوذ باللہ انہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ ایک زمانہ گزر گیا کہ میرے بچپن کی یہی دعائیں ہیں کہ خدا ان لوگوں کو آنکھ بندھے اور وہ اس کی وحدانیت پر ایمان لادیں اور اس کے رسول کو شناخت کر لیں اور تیسکے اعتقاد سے توبہ کریں۔ (تبلیغ رسالت جلد ہشتم ص ۴۱-۴۲)

مسیح موعود کے وجود کی علت غائی احادیث نبویہ میں یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عیسائی قوم کے دل کو دُور کرے گا۔ اور ان کے صلیبی خیالات کو پاش پاش کر کے دکھلا دے گا۔ چنانچہ یہ امر سرے ہاتھ بظہر تھا نے ایسا انجام دیا کہ عیسائی مذہب کے اصول کا خاتمہ کر دیا۔ میں نے خدا تعالیٰ سے بعیرت کا طہ پاکہ ثابت کر دیا کہ وہ لعنتی موت کہ جو نعوذ باللہ حضرت مسیح کی طرف منسوب کی جاتی ہے جس پر تمام مذاہب صلیبی نجات کا ہے وہ کسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی۔ اور کسی طرح لعنت کا مفہوم کسی راستباز پر صادق نہیں آ سکتا۔ چنانچہ فرقہ پادریان اس جدید طرز کے حوالے سے جو حقیقت میں ان کے مذہب کو پاش پاش کرتا ہے ایسے لاجواب ہو گئے کہ جن جن لوگوں نے اس تحقیق پر اطلاع پائی ہے وہ سمجھ گئے ہیں کہ اس اعلیٰ درجہ کی تحقیق نے صلیبی مذہب کو توڑ دیا ہے بعض پادریوں کے خطوط سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اس فیصلہ کرنے والی تحقیق سے نہایت درجہ ڈر گئے ہیں۔ اور وہ سمجھ گئے ہیں کہ اس سے ہر ذرہ صلیبی مذہب کی بنیاد گرے گی اور اس کا گرہ نا نہایت ہونناک ہو گا۔ (کتاب البریہ حاشیہ ص ۲۶)

جیسا کہ ہم نے اس فارسی قصیدہ میں جو اوپر لکھا گیا ہے یہ بتلایا ہے کہ خدا کے کمال مامورین کی علامتوں میں سے ایک یہ علامت ہے کہ ان سے آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ ایسا ہی ہم اس جگہ ہزار ہزار شکر کے ساتھ لکھتے ہیں کہ وہ تمام علامتیں اس بندہ حضرت احدیت میں پوری ہوئی اس زمانہ میں پادریوں کا متعصب فرقہ جو سرسرق پوشی کی راہ لہا کرنا تھا کہ گویا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی معجزہ ظہور میں نہیں آیا ان کو خدا تعالیٰ نے سخت شرمندہ کرنے والا جواب دیا اور کھلے کھلے نشان اس اپنے بندہ کی تائید میں ظاہر فرمائے۔

ایک وہ زمانہ تھا کہ انجیل کے داعظ بازا دوں اور گلیوں اور کوچوں میں نہایت حدیدہ دلہانی سے اور سرسرق افترا سے چلے سید دعویٰ خاتم الانبیاء اور افضل الرسل والاصفياء اور سید المعصومین والاقیاء حضرت محبوب جناب احدیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ قابل شرم جھوٹ بولا کرتے تھے کہ گویا آنجناب سے کوئی پیشگوئی یا معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔ اور اب یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے علاوہ

ان ہزار ہا معجزات کے جو ہمارے سرور و مولیٰ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث میں اس کثرت سے مذکور ہیں جو اعلیٰ درجہ کے تو اتر پر ہیں تازہ بتازہ صد ہا نشان ایسے ظاہر فرمائے کہ کسی مخالف و منکر کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔ ہم نہایت نرمی اور انکسار سے ہر ایک عیسائی صاحب ادد و سرے مخالفوں کو کہتے رہے ہیں اور اب بھی کہتے ہیں کہ درحقیقت یہ بات سچ ہے کہ ہر ایک مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو کر اپنی سچائی پر قائم ہوتا ہے اس کے لئے ضرور ہے کہ اس میں ایسے انسان پیدا ہوتے ہیں کہ جو اپنے پیشوا اور ہادی اور رسول کے نائب ہو کر یہ ثابت کریں کہ وہ نبی اپنی روحانی برکات کے لحاظ سے زندہ ہے فوت نہیں ہوا۔ کیونکہ ضرور ہے کہ وہ نبی جس کی پیروی کی جائے جس کو شفیع اور مستجی سمجھا جائے وہ اپنے روحانی برکات کے لحاظ سے ہمیشہ زندہ ہو اور عزت اور رفعت اور جلال کے آسمان پر اپنے چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ ایسا بدیہی طور پر مقیم ہو۔ اور خدائے ازلٰی ابدی حی و قیوم ذوالاقتدار کے دائیں طرف بیٹھنا اس کا ایسے پر زور الٰہی نوروں سے ثابت ہو کہ اس سے کمال محبت رکھنا اور اس کی کمال پیروی کرنا لازمی طور پر اس نتیجہ کو پیدا کرتا ہو کہ پیروی کرنے والا روح القدس اور آسمانی برکات کا انعام پائے۔ اور اپنے پیارے نبی کے نودوں سے نود حاصل کر کے اپنے زمانہ کی تاریکی کو دور کرے۔ اور متعدد لوگوں کو خدا کی ہستی پر وہ پختہ اور کمال اور درخشاں اور تاباں یقین بخشنے جس سے گناہ کی تمام خواہشیں اور سفلی زندگی کے تمام جذبات جلی جاتے ہیں۔ یہی ثبوت اس بات کا ہے کہ وہ نبی زندہ اور آسمان پر ہے۔ سو ہم اپنے خدائے پاک ذوالجلال کا کیا شکر کریں کہ اسی نے اپنے پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی کی توفیق دے کر اور پھر اسی محبت اور پیروی کے روحانی فیضوں سے جو سچے تعویٰ اور سچے آسمانی نشان ہیں کمال حصہ عطا فرما کر ہم پر ثابت کر دیا کہ وہ ہمارا پیارا برگزیدہ نبی فوت نہیں ہوا بلکہ وہ بلند تر آسمان پر اپنے ملیک مقتدر کے دائیں طرف بزرگی اور جلال کے تخت پر بیٹھا ہے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ - اِنَّ اَدْلَهٗ وَ مَلَا نَكْتَهٗ يَصَلُّوْنَ عَلٰى النَّبِيِّ
بِاِيْحَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا -

(ترياق القلوب ص ۸۰-۸۱)

سو اسی بنا پر یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ محبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھا دیا جائے اور ایسے لوگ دن رات محبت میں رہیں کہ جو ایمان اور محبت اور یقین کے بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں اور ان پر وہ انوار ظاہر ہوں کہ جو اس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں۔ اور وہ ذوق ان کو عطا ہوا ہو جو اس عاجز کو عطا

کیا گیا ہے۔ تا اسلام کی روشنی عام طور پر دنیا میں پھیل جائے۔ اور حقارت اور ذلت کا سبب دماغ مسلمانوں کی پیشانی سے دھویا جائے۔ اسی کی بشارت دے کر خداوند نے مجھے بھیجا۔ اور کہا کہ ”بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید۔ دپائے محمدیاں برنار بلند تر محکم افتاد۔“
(فتح اسلام ۲۲-۲۳)

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روجوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کیٹنے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر زہمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

(الوصیة من-۱۱)

اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں۔ اور مختلف سائنسوں اور مکاید کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے نمرب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں علمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کا وزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو۔

(ملفوظات جلد اول ص ۵۷)

دعوت حق

قل ان ھان للرحمن ولداً فاننا اول العابدین۔

یہ اشتہار پادری صاحبوں کی خدمت میں نہایت عجز اور ادب اور انکسار سے لکھا جاتا ہے کہ اگر یہ سچ ہوتا کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام مدحیقت خدا کا فرزند ہوتا یا خدا ہوتا تو سب سے پہلے میں اس کی پرستش کرتا اور میں تمام ملک میں اُس کی خدائی کی اشاعت کرتا اور اگرچہ میں دکھ اٹھاتا اور مارا جاتا۔ اور قتل کیا جاتا اور اس کی راہ میں ٹکڑے ٹکڑے کیا جاتا تب بھی میں اس دعوت اور ندا دی سے باز نہ آتا۔ لیکن اے عزیزو! خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں وہ صرف ایک نبی ہے۔ ایک ذرہ اس سے زیادہ نہیں۔ اور بخدا میں وہ سچی محبت اس سے رکھتا ہوں جو تمہیں

ہرگز نہیں۔ اور جس نور کے ساتھ میں اسے شناخت کرتا ہوں تم ہرگز اسے شناخت نہیں کر سکتے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ خدا کا ایک پیارا اور برگزیدہ نبی تھا اور ان میں سے تھا جن پر ایک خاص فضل ہوتا ہے اور جو خدا کے ہاتھ سے پاک کئے جاتے ہیں مگر خدا نہیں تھا۔ اور نہ خدا کا بیٹا تھا۔ میں نے یہ باتیں اپنی طرف سے نہیں کیں بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خالق ہے میرے پر ظاہر ہوا اور اسی نے اس آخری زمانہ کے لئے مجھے مسیح موعود کیا۔ اس نے مجھے بتلایا کہ سچ یہی ہے کہ یسوع ابن مریم نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا ہے۔ اور اُس نے میرے ساتھ ہمکلام ہو کر مجھے بتلایا کہ وہ نبی جس نے قرآن پیش کیا اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا وہ سچا نبی ہے۔ اور وہی ہے جس کے قدموں کے نیچے نجات ہے اور بجز اس کی متابعت کے ہرگز ہرگز کسی کو کوئی نور حاصل نہیں ہوگا۔ اور جب میرے خدا نے اس نبی کی وقعت اور قدر اور عظمت میرے پر ظاہر کی تو میں کاتب اٹھا اور میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیح کی تعریف میں لوگ حد سے بڑھ گئے یہاں تک کہ ان کو خدا بنا دیا اسی طرح اس مقدس نبی کا لوگوں نے قدر شناخت نہیں کیا جیسا کہ حق شناخت کرنے کا تھا اور جیسا کہ چاہئے لوگوں کو اب تک اُس کی عظمتیں معلوم نہیں۔ وہی ایک نبی ہے جس نے توحید کا تخم ایسے طور پر بویا جو آج تک ضائع نہیں ہوا۔ وہی ایک نبی ہے جو ایسے وقت میں آیا جب تمام دنیا بگاڑ گئی تھی اور ایسے وقت میں گیا جب ایک سمندر کی طرح توحید کو دنیا میں پھیل گیا۔ اور وہی ایک نبی ہے جس کے لئے ہر ایک زمانہ میں خدا اپنی غیرت دکھلاتا رہا ہے اور اس کی تصدیق اور تائید کے لئے ہزار ہا معجزات ظاہر کرتا رہا۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی اس پاک نبی کی بہت توفیق کی گئی اس لئے خدا کی غیرت نے جوش مارا اور صوب گزشتہ زمانوں سے زیادہ جوش مارا اور مجھے اس نے مسیح موعود کر کے بھیجا تاکہ میں اُس کی نبوت کے لئے تمام دنیا میں گواہی دوں۔ اگر میں بے دلیل یہ دعویٰ کرتا ہوں تو جھوٹا ہوں لیکن اگر خدا اپنے نشانوں کے ساتھ اس طور پر میری گواہی دیتا ہے کہ اس زمانہ میں مشرق سے مغرب تک اور شمال سے بیکر جنوب تک اس کی نظیر نہیں تو انصاف اور خدا ترسی کا مقتضایہ یہی ہے کہ مجھے میری اس تمام تعلیم کے ساتھ قبول کریں۔ خدا نے میرے لئے وہ نشان دکھائے کہ اگر وہ ان اُمتوں کے وقت نشان دکھلائے جاتے جو پانی اور آگ اور ہوا سے ہلاک کی گئیں تو وہ ہلاک نہ ہوتیں مگر اس زمانے کے لوگوں کو میں کس سے تشبیہ دوں وہ اس بد قسمت کی طرح ہیں جس کی آنکھیں بھی ہیں پر دیکھنا نہیں اور کان بھی ہیں پر سنتا نہیں اور عقل بھی ہے پر سمجھنا نہیں۔ میں اُن کے لئے روتا ہوں اور وہ مجھ پر ہنستے ہیں اور میں ان کو زندگانی کا پانی دیتا ہوں اور وہ مجھ پر آگ برساتتے ہیں۔ خدا میرے پر نہ صرف اپنے قول

ظاہر ہوا ہے بلکہ اپنے فعل کے ساتھ بھی اس نے میرے پر تجلی کی اور میرے لئے وہ کام دکھلائے اور دکھلائے گا کہ جب تک کسی پر خدا کا خاص فعل نہ ہو اس کے لئے یہ کام دکھلائے نہیں جاتے۔ لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا لیکن خدا نے مجھے قبول کیا۔ کون ہے جو ان نشانوں کے دکھلانے میں میرے مقابل پر آسکتا ہے۔ میں ظاہر ہوا ہوں تا خدا میرے ذریعہ سے ظاہر ہو۔ وہ ایک مخفی خزانے کی طرح تھا مگر اب اُس نے مجھے بھیج کر ارادہ کیا کہ تمام دہریوں اور بے ایمانوں کا منہ بند کرے جو کہتے ہیں کہ خدا نہیں۔ مگر اے عزیزو! تم جو خدا کی طلب میں لگے ہوئے ہو۔ میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ سچا خدا وہی ہے جس نے قرآن نازل کیا۔ وہی ہے جس نے میرے پر تجلی کی اور جو ہر دم میرے ساتھ ہے۔

(اشتہار منسلکہ حقیقۃ الوحی ص ۶۱۷)

